روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
# الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 28 جولائی 2010ء 15 شعبان 1431 ہجری 28 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 158

## حیی و قیوم خدا

اللہ! اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔ اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بہت بلند شان (اور) بڑی عظمت والا ہے۔

(البقرة:256)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جبکہ خدا محض ایک بُت کی طرح ہے جو سوال کا جواب نہیں دے سکتا اور نہ کوئی قدرت دِکھلا سکتا ہے تو اُس میں اور ایک بُت میں فرق کیا ہے۔ زندہ خدا کی علامات چاہئیں۔ اور اگر وہ ہمارے سوال کا جواب نہیں دے سکتا اور نہ کوئی قدرت دکھلا سکتا ہے تو کیونکر معلوم ہو کہ وہ موجود ہے۔ صرف اپنی خود تراشیدہ باتوں سے کیونکر اُس کی ہستی ثابت ہو جبکہ ہر ایک انسان اپنی زندگی ثابت کرنے کا آپ ذمہ وار ہے تو پھر کیا وجہ کہ خدا اپنی زندگی ثابت نہیں کر سکتا۔ کیا خدا انسان سے بھی زیادہ کمزور ہے یا کیا اُس کی قُدرت آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور اگر اب اُس میں کلام کرنے کی طاقت باقی نہیں رہی تو اس پر کیا دلیل ہے کہ پہلے وہ طاقت موجود تھی اور اگر وہ اِس زمانہ میں بول نہیں سکتا تو اس پر کیا دلیل ہے کہ وہ اِس زمانہ میں سُن سکتا ہے اور دعائیں قبول کر سکتا ہے اور اگر کسی زمانہ میں اُس نے اپنی قدرتیں ظاہر کی ہیں تو اب کیوں ظاہر نہیں کر سکتا تا دہریوں کے مُنہ میں خاک پڑے۔ پس اے عزیزو! وہ قادر خدا جس کی ہم سب کو ضرورت ہے وہ (۔) نے پیش کیا ہے (۔) خدا کی قدرتوں کو ایسا ہی پیش کرتا ہے جیسا کہ وہ پہلے ظہور میں آئی تھیں یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ بغیر اس کے کہ خدا کی قدرتیں اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان ظاہر ہوں کوئی شخص خدا پر ایمان نہیں لاسکتا یہ سب جھوٹے قصّے ہیں کہ ہم پرمیشر پر ایمان لائے ہیں خدا کی شناخت کرانے والے اس کے نشان ہیں اور اگر نشان نہیں تو خدا بھی نہیں۔ پس اِس لئے مَیں نے نمونہ کے طور پر محض ہمدردی کی راہ سے کتاب حقیقۃ الوحی کو تالیف کیا ہے اور مَیں آپ لوگوں کو اُس پرمیشر کی قسم دیتا ہوں جس پر ایمان لانا آپ لوگ اپنی زبان سے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اوّل سے آخر تک میری اس کتاب کو پڑھو اور ان نشانوں پر غور کرو جو اِس میں لکھے گئے ہیں پھر اگر اپنے مذہب میں اِس کی نظیر نہ پاؤ تو خدا سے ڈر کر اس مذہب کو چھوڑ دو اور (۔) کو قبول کرو۔ وہ مذہب کِس کام کا ہے اور کیا فائدہ دے گا جو زندہ خدا تک زندہ نشانوں کے ساتھ رہبری نہیں کر سکتا۔ پھر مَیں آپ لوگوں کو اُسی پرمیشر کی دوبارہ قسم دیتا ہوں کہ ضرور ایک مرتبہ میری اس کتاب حقیقۃ الوحی کو اوّل سے آخر تک پڑھو اور سچ کہو کہ کیا آپ لوگ اپنے مذہب کی پابندی سے اُس زندہ خدا کو شناخت کر سکتے ہیں۔ پھر مَیں تیسری مرتبہ اُسی پرمیشر کی قسم دیتا ہوں کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور خدا کا قہر ہر طرف نمودار ہے ایک مرتبہ اوّل سے آخر تک میری کتاب حقیقۃ الوحی کو ضرور پڑھ لو۔ خدا تمہیں ہدایت کرے۔ موت کا اعتبار نہیں۔ خدا وہی خدا ہے جو زندہ خدا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 ص615-616)

## نظام جماعت یا عہدیدار کے خلاف شکوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اُس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔''

(خطبات مسرور جلد اول ص149، 150)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

## درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

## سوئمنگ پول بند رہے گا

مورخہ 30-31 جولائی اور یکم اگست 2010ء کو سوئمنگ پول جلسہ سالانہ یوکے کی وجہ سے بند ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مشعلِ راہ

# جمعوں کی رونق بڑھائیں اور خدا کے حضور جھکیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 28 نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں.............. اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور وہ گھڑی بڑی مختصر ہوتی ہے‘‘۔

تو دعا کی طرف ہر وقت توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ کیا پتہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہو، قبولیت دعا کا وقت ہو۔ تو ان تڑپنے والے دلوں کو جو حالات کی وجہ سے جذبات کا اظہار کرتے ہیں، پاکستان میں مختلف جگہوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ جمعوں کی رونق بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات کا اظہار کریں۔ اور جب پورے یقین کے ساتھ اس سے مانگیں گے اور اس سے مانگ رہے ہوں گے تو وہ بھی اپنے وعدوں کے مطابق سنے گا بھی اور آپ کی ضروریات بھی پوری کرے گا اور آپ کی دعاؤں کو قبول کرے گا اور آسانیاں پیدا فرمائے گا۔ (۔)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشائش کا انتظار کرنا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے لیکن مانگنے والے مانگنے سے تھکیں نہیں۔ بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ اگر پھنس گئے تو پھر نئے سرے سے سفر شروع کرنا پڑے گا۔ تو اللہ تعالیٰ مختلف رنگ میں دعائیں قبول کرنے کے نظارے ہمیں دکھاتا بھی رہتا ہے۔ تو یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ڈھارس بندھانے کے لئے، تسلی دینے کے لئے دکھاتا ہے تاکہ بندہ یہ تسلی رکھے کہ اگر خدا تعالیٰ دعا کے طفیل وہ کام کر سکتا ہے جن کو ہم دیکھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے، ان کو ہمیں حاصل کرنے کی یا ان کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی تو اس اللہ تعالیٰ میں یہ طاقت بھی ہے کہ یہ جو بظاہر مشکل اور بڑے کام نظر آتے ہیں ان کو بھی کر دے۔ اس لئے صبر اور حوصلے سے دعائیں مانگتے رہنا چاہئے اور کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دعا عبادت کا مغز ہے‘‘۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دعا ایسی مصیبت سے بچانے کے لئے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی مصیبت کے بارہ میں بھی جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کر لو‘‘۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

پس اس حدیث کے مطابق بھی ہمیں دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ذاتی طور پر بھی، جماعتی طور پر بھی، ہر پریشانی اور مصیبت اور بلا سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مشکلات کو جن میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں جلد دور فرمائے ہمیں مزید ابتلاؤں اور امتحانوں میں نہ ڈالے ہمیں ہر شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر ہمیں اپنے مخالفین پر غلبہ عطا فرمائے۔ لیکن بات وہی ہے کہ ایک اضطراری کیفیت ہمیں اپنے اوپر طاری کرنی ہوگی اور یہ حالت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’اگر میرے بندے میری نسبت سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو ان کو کہہ کہ وہ تم سے بہت قریب ہے۔ میں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں۔ پس چاہئے کہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لاویں تاکہ کامیاب ہوں۔‘‘ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 139۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 648)

(روزنامہ الفضل 16 مارچ 2004ء)

# غزل

اُس شوخ کا گو ہم پہ کرم بھی ہے ستم بھی
ہم اہلِ محبت کے لئے شہد ہے سم بھی

ہے ذکر خدا لب پہ تو ہیں دل میں صنم بھی
ہر فن میں ہے اُستاد مرا شیخ حرم بھی

کھائی ہے کوئی کام نہ کرنے کی قسم بھی
ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں ہم طبل و علم بھی

ہم اہل وفا ہیں اسی امید پہ قائم
وا ہو گا کبھی ہم پہ ترا بابِ کرم بھی

کچھ ہم بھی سنائیں تجھے روداد محبت
اے گردشِ دوراں ذرا کچھ دیر کو تھم بھی

آنکھیں بھی تجھے ڈھونڈ رہی ہیں مرے ہمدم
ہیں محو تگ و دو مرے لغزیدہ قدم بھی

مانا کہ تو ہے حسن میں یکتائے زمانہ
دیوانگی عشق میں مشہور ہیں ہم بھی

کچھ تو بھی ہمیں چھوڑ کے ناخوش ہی رہا ہے
کچھ سوزِ محبت سے سلگتے رہے ہم بھی

شمشیر و سناں، تیر و کماں ہیں تری میراث
اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں ہم بھی

دنیا بھی بہت درپئے آزار ہے لیکن
کچھ کم تو نہیں ہم پہ ترا لطف وکرم بھی

مل جائے جہاں تو وہ گلستاں ہو کہ صحرا
فردوس بھی کہتے ہیں اسے باغ ارم بھی

سنتے تھے کہ دلکش ہے شہادت گہ الفت
مقتل کو چلے سر سے کفن باندھ کے ہم بھی

ہر گوشہ دل ہے ترے جلووں سے منور
اشکوں سے فروزاں ہیں مرے دیدہ نم بھی

کچھ ہم کو بھی عادت نہیں دریوزہ گری کی
چپ چاپ ترے در سے گزر جاتے ہیں ہم بھی

دیکھا ہے یہ کس چشم فسوں ساز کو میں نے
ہے ہیچ نگاہوں میں مری ساغر جم بھی

اللہ کسی قوم پہ وہ وقت نہ لائے
سچ لکھنے سے معذور ہوں جب اہلِ قلم بھی

کب تک قفسِ زیست میں رہتا کوئی محمود
صد شکر کہ اب مائل پرواز ہیں ہم بھی

**محمود الحسن**

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ♦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ♦ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ♦ قیمت 5 روپے

# خلافت احمدیہ اور نظام سلسلہ کی عظیم تجلیات

## جلسہ سالانہ UK 2008ء میں شامل ہونے والے مختلف ممالک کے وفود کے دلچسپ اور ایمان افروز تاثرات

حضرت اقدس مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً خبر دی تھی کہ:

''مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا''۔

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا............

جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ ان الہامات کی صداقت کی گواہ ہے۔ خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کے تاریخی سال میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کا دورہ فرمایا۔ اسی طرح آپ نے کئی ممالک میں خلافت جوبلی جلسوں میں خطابات کے علاوہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقد ہونے والی مختلف تقریبات میں بھی خطابات فرمائے۔ ہزار ہا لوگوں نے حضور انور سے انفرادی اور اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان میں افراد جماعت بھی تھے اور غیر مذاہب کے لوگ بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی نورانی، مقدس اور جاذب شخصیت اور حضور کے پُر معارف خطبات اور خطابات اور جماعت کے جلسوں اور تقریبات نے لوگوں کے دلوں پر گہرے اثرات چھوڑے اور اپنوں اور غیروں نے مشاہدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کو عزت و شہرت اور قبولیت اور نصرت سے نوازتے ہوئے غیر معمولی ترقیات عطا فرما رہا ہے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے صدسالہ جلسہ خلافت جوبلی 2008ء کے موقع پر مختلف ممالک کے وفود تشریف لائے۔ ان وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے حوالہ سے اپنے تاثرات اور خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ ذیل میں ہم احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے ایسے بعض تاثرات ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں جو ہمیں مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔

## وفد امریکہ (U.S.A)

امریکہ سے افریقن احباب پر مشتمل ایک بڑا وفد جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہوا۔ وفد کے سبھی ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

۞......وفد کے ایک ممبر علی مرتضیٰ نے کہا:

جلسہ UK کی کوئی مثال نہیں۔ اتنی مختلف قوموں کی نمائندگی تھی کہ جیسے ساری انسانیت یہاں اکٹھی ہو گئی ہے۔ اتنی مختلف قومیتوں میں میل جول بہت ہی خوبصورت تھا۔ جن معزز لوگوں نے جماعت سے خطاب کیا وہ بھی جماعت کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔

۞......علی امۃ الطیف صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں، مربیان سلسلہ، قانون دانوں اور دیگر معزز لوگوں سے ملنا اور ان سب میں ایک ہی جذبات، خلافت سے محبت اور بھائی چارے اور اخوت کا موجود ہونا نیز ان کی خوشی قابل دید تھی۔ مجھے بالخصوص عالمی بیعت اور حضور انور سے ملاقات نے بہت ہی متاثر کیا۔

دوسری بہنوں کے ساتھ (جن کو میں جانتی بھی نہیں تھی اور جو دنیا کے مختلف علاقوں سے آئی ہوئی تھیں) بیعت کے دوران الفاظ دہراتے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے آپس میں عجیب محبت کا احساس تھا۔ اس وقت دعا کرتے ہوئے اور اللہ سے اس کی بخشش مانگتے ہوئے دل کی جو کیفیت تھی وہ الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہی جذبات اور احساسات میرے میں دوبارہ پیدا ہوں گے لیکن جب حضور انور سے ملاقات ہوئی اور حضور کے چہرہ کو دیکھا تو یہی کیفیت میرے اندر دوبارہ پیدا ہوئی۔ میں حضور کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

۞......وفد کے ایک ممبر حمزہ الیاس صاحب نے کہا:۔

میرے لئے جلسہ کے تاثرات لکھنا بہت ہی مشکل ہے۔ گویا میرا دل بند ہو جائے گا۔ میں جمعہ کے دن کا منظر نہیں بھول سکتا۔ اس میں حضور کی موجودگی نے اس دن اور جلسہ کے باقی دنوں کی اہمیت اور خوبصورتی میں ناقابل بیان اضافہ کر دیا۔ یوکے کے جلسہ میں یہ لطیف احساس تھا کہ حضور انور کسی بھی وقت یہاں آسکتے ہیں اور جہاں بھی حضور ہوتے وہاں لوگوں کی موجودگی اور ان کے جذبات دیکھنے والے تھے۔

عالمی بیعت گویا اس جلسہ کا چوٹی کا مقام تھا۔ اس دوران مجھے اپنے آپ کو سنوارنے کا عہد کرنے کا موقع ملا۔ یوں لگتا تھا کہ بیعت کے دوران جسم نہیں بلکہ ٹوٹے ہوئے دل بکھرے ہوئے ہیں۔

۞......وفد کے ایک ممبر خالد وحید صاحب نے ان الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا؛

جلسہ کے دوران میں جن احمدیوں سے بھی ملا مجھے وہ خدا کے بندے نظر آئے بلکہ ان کو غلام کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ آخری دن حضور سے ملاقات نہ ہوسکی مگر مجھے حضور انور کی شیروانی کا تحفہ ملا جس کو میں کبھی بھی اپنے سے جدا نہ کروں گا اور یہ ہمارے خاندان میں نسلاً بعد نسلٍ چلتا رہے گا۔

☆ Micah طاہر صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔

کون کہتا ہے کہ اس دفعہ جلسہ یوکے پر بارش نہیں ہوئی۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ اس دفعہ جلسہ یوکے پر اتنی روحانی بارش ہوئی ہے کہ ہر طرف جل تھل ہو گیا اور ہم نور سے نہا گئے۔

مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ جلسہ کے بعد ہم لوگوں نے لندن میں دعوت الی اللہ بھی کی۔ ایک جگہ عیسائی Evangelists کھڑے تبلیغ کر رہے تھے۔ جب ہم نے ان سے سوالات کئے تو ایک منٹ کے اندر ان لوگوں کا اثر زائل ہو گیا۔ پھر حضور انور سے ملاقات ہوئی گویا ایک بہت ہی پیارے وجود سے دوبارہ مل رہے تھے۔

۞......جلال الدین عبداللطیف صاحب کہتے ہیں۔

یہ میری بیوی اور میرے لئے ایک بہت اچھا Experience تھا۔ حضور کو بار بار دیکھنے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ جلسہ میں شمولیت سے گویا ایک برقی رو جسم میں دوڑ جاتی تھی خاص طور پر جب حضور انور کو دیکھنے کا موقعہ ملتا۔

دنیا کے مختلف احمدیوں سے ملنے اور ان سے ملنے والا پیار ہمارے دلوں کو گرما دیتا ہے۔ اللہ غیروں کو بھی احمدیت کی پیاری صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

۞......وفد کے ایک ممبر جمیل غوری صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہاں بھائی چارہ کی ایک عجیب فضا تھی۔ ایک خاص روحانی کیفیت تھی اور خدا کے وہ افضال نازل ہو رہے تھے جن کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ میں سب کارکنان کے لئے دعا گو ہوں۔

۞......اکبر Tshaka صاحب بیان کرتے ہیں:۔

جلسہ کی تقاریر بہت ہی مؤثر تھیں۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملنا، مختلف کارکنان کا ڈیوٹی دینا، بچوں کا پانی پلانا، ہزاروں لوگوں کا ایک جگہ اکٹھا ہو کر رہنا، کھانا، پینا، یہ سب انتظامات ان سب باتوں نے بہت متاثر کیا۔ حضور سے ملاقات، حضور کی تقاریر سننا گویا ہمارے سفر کا معراج تھا۔

## وفد گیمبیا (The Gambia)

جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں ملک گیمبیا (Gambia) سے شامل ہونے والے وفد نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

۞ اس سال کا خاص جلسہ صدسالہ خلافت جوبلی بہت ہی کامیاب تھا اور اپنے ساتھ بہت سی برکات لئے ہوئے تھا اور یہ زندگی میں ایک ہی تجربہ تھا۔

۞ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر بہت ہی پر معارف اور دلوں پر اثر کرنے والی تھیں جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ ساری جماعت گیمبیا کیلئے اس سال کا یہ تاریخی جلسہ سالانہ منفرد اہمیت کا حامل تھا۔ امسال پہلی دفعہ پورے ملک میں احمدی احباب اور جماعتوں نے MTA کے ذریعہ Live نشریات کو سنا اور حضور کو دیکھا۔ نیز غیر از جماعت لوگوں نے بھی جلسہ کو دیکھا اور سنا۔

ہر کوئی بہت ہی متاثر تھا اور حضور انور کیلئے دعائیں کر رہا تھا غیر احمدیوں نے کہا کہ (دین) کا دفاع یہی شخص کر رہا ہے۔ گیمبیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی اور تصویر بھی بنوائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت وفد کے ممبران کو قلم اور الیس اللہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔

## وفد آئیوری کوسٹ

## (Ivory Coast)

صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے ٹیکنیکل ایڈوائزر جناب Mamaadou Traore نے جلسہ کے موقع پر صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے نمائندہ کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا۔ آپ نے کہا:۔

''قابل احترام خلیفۃ المسیح

السلام علیکم

اس تاریخ ساز جلسہ کے موقع پر صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے نمائندہ کے طور پر شرکت کی سعادت پاتے ہوئے ہمارا وفد بے حد خوشی محسوس کر رہا ہے۔ جہاں دنیا بھر میں احمدیت نے مقبولیت حاصل کی وہیں 1961ء میں آئیوری کوسٹ میں بھی احمدیت کا پودا لگا۔ یعنی صرف دو سال بعد آئیوری کوسٹ میں جماعت احمدیہ اپنی پچاس سالہ جوبلی کی تقریبات کا اہتمام کر سکے گی۔ جماعت احمدیہ کا مثالی کردار اور حکام کے ساتھ بہترین تعلقات قریباً نصف صدی پر پھیلے ہوئے ہیں۔ مثالی امن کی روح اور ملکی قوانین کی پابندی جماعت احمدیہ کا طُرّہ امتیاز ہے۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آج مادیت نے دنیا کے سینے میں اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ لیکن اس دنیا میں ایک جماعت احمدیہ ہے جو بغیر کسی ذاتی غرض کے انسانیت کی مدد اور ہمدردی کی تعلیم دیتی ہے۔ ایک طرف اس

نے مذہبی اقدار کے رواج کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے اور دوسری طرف بیماروں، غریبوں، ناداروں، یتیموں اور بیواؤں کے مصائب کو دور کرنے میں مصروف عمل ہے۔

Humanity First کی تنظیم نے آئیوری کوسٹ میں انسانیت کی خدمات کا آغاز کر دیا ہے۔ایک عرصہ سے نلکوں کی مرمت کا کام بڑی محنت سے کیا جا رہا ہے۔اسی طرح سے دور دراز دیہات جو علاج معالجہ کی سہولیات سے محروم تھے وہاں مفت علاج معالجہ کیلئے میڈیکل کیمپس بھی اس جماعت کی خدمت میں شامل ہیں۔

پیارے خلیفۃ المسیح! ملک بھر میں شاندار بیوت الذکر کی تعمیر بھی جماعت احمدیہ کی نمایاں خدمات میں شمار ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جس نے ملک کی سب سے زیادہ بولی جانے والی لوکل زبان جولا میں ترجمہ قرآن کی توفیق پائی ہے۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آئیوری کوسٹ اس وقت اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔ہمیں یقین کامل ہے کہ آپ کا شمار خدا کے خاص بندوں میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی قبولیت دعا سے بھی نوازا ہے۔اس صورتحال کے پیش نظر ہمارا ملک آئیوری کوسٹ آپ کی خصوصی دعاؤں کا مستحق ہے۔ دعا ہے کہ ہمارا یہ خوبصورت ملک پھر سے امن کا گہوارہ بن جائے۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آپ سے پہلے خلفاء احمدیت نے ہمارے ملک آئیوری کوسٹ کو دورہ کی سعادت سے نوازا ہے۔خلیفۃ المسیح الرابع نے اس ملک کا آخری دورہ کیا۔اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی خدمت میں آئیوری کوسٹ کے دورہ کی درخواست کرتے ہیں۔اس تاریخی موقع پر صدر مملکت کی طرف سے جذبات تشکر اور مبارکباد کے پیغام پیش کرتے ہیں۔

پیارے خلیفۃ المسیح! عرصہ دراز سے عمائدین احمدیت اور حکومت کے درمیان باہمی تعاون اور مکمل ہم آہنگی کی فضا قائم ہے۔اس موقع پر ایک مرتبہ پھر سے ہم ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کا پیغام لے کر آئے ہیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات تشکر کے موقع پر ہم نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ ان تقریبات کے نتیجہ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو دور رس کامیابیاں عطا ہوں۔احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد، آئیوری کوسٹ زندہ باد"۔

۞......آئیوری کوسٹ سے امسال جلسہ سالانہ UK 2008ء میں حکومت کے دو آفیشل نمائندے Mr. Mamadou Traore (Technical Adviser to President) اور Mr. Assamoi Ssamoi Michel (Vice President Dimbokro Regional Council) شامل ہوئے تھے۔

دونوں احباب جلسہ کے تمام پروگراموں میں شامل ہوئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ان دونوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

ہم جلسہ کے اس نظام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔خاص طور پر خلیفہء وقت کی اطاعت اور احمدی احباب کی ان سے محبت بے مثال ہے۔جلسہ کے آخر میں مختلف زبانوں میں نظمیں پڑھتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے جس طرح احباب نے اپنے امام سے محبت اور فدائیت کا اظہار کیا اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔اس موقع پر اطاعت کا ہم نے ایک ایسا نمونہ دیکھا جسے ہم زندگی بھر بھلا نہیں سکتے۔حضور انور نے جب کہا خاموش ہو جائیں تو اس پر چالیس ہزار کا مجمع یک لخت خاموش ہو گیا۔ دنیا میں اس کی مثال کہاں ملے گی۔ بچے جس محبت اور پیار سے پانی پلاتے ہیں اور چائے وغیرہ Serve کرتے ہیں اس نے بھی ہمیں بہت حیران کیا ہے۔ بار بار ہمارے پاس آتے اور پوچھتے کہ پانی چاہئے، چائے چاہئے یا کوئی چیز چاہئے؟ اُن سے لیں تو بہت خوش ہوتے ہیں۔ایسی جماعت ہم نے کہیں نہیں دیکھی۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے بہت سی کانفرنسز اور میٹنگز انٹرنیشنل اور نیشنل لیول پر Attend کی ہیں لیکن یہ اپنی نوعیت کا ایک الگ جلسہ تھا جس میں شمولیت ان کے کئے خوش قسمتی کا باعث تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت سے بے حد متاثر تھے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کو ایک یادگار اور ناقابل فراموش واقعہ قرار دیا۔

## وفد لائبیریا (Liberia)

لائبیریا کی حکومت نے پہلی بار اپنا کوئی نمائندہ جلسہ سالانہ UK پر بھجوایا۔صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ کے موقع پر وہاں کے انفارمیشن منسٹر Hon. Dr. Lawrence Bropleh بحیثیت نمائندہ حکومت جلسہ سالانہ UK, 2008ء میں شامل ہوئے۔

موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور سے ملاقات کے دوران بتایا کہ جلسہ کے اختتام پر جب احباب جماعت نعرے لگاتے ہیں اور نظمیں پڑھتے ہیں تو اس منظر کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو حضور انور سے بہت محبت ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا 'یہ محبت دونوں طرف سے ہوتی ہے اور جب ملتی ہے تو آسمان کی طرف جاتی ہے'۔

موصوف نے لائبیریا مشن کے کام کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ لائبیریا میں صحت، تعلیم اور خدمت خلق کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔

منسٹر نے جلسہ میں کثیر تعداد کو دیکھ کر کہا کہ لندن میں...... کے اتنے بڑے اجتماع کو دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں اور سارے انتظامات بہت عمدہ ہیں۔اس جلسہ میں شمولیت بہت لذت بخش تھی، ناقابل بیان ہے۔میں سب عمائدین سے ملا ہوں اور ہر طرف سے مجھے محبت ہی محبت ملی ہے۔حضور انور سے میری ملاقات غیر معمولی اہمیت کی حامل تھی اور مجھے یہ زندگی بھر یاد رہے گی۔

موصوف نے ملاقات کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لائبیریا کا دورہ کرنے کی دعوت دی اور کہا کہ حکومت لائبیریا آپ کو Welcome کرے گی۔

## وفد نائیجیریا (Nigeria)

نائیجیریا کے جسٹس عبدالقادر امام فولدنی، Grand قاضی شریعہ کورٹ آف اپیل کوارا سٹیٹ نائیجیریا نے جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شرکت کی۔یہ صاحب احمدی نہیں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب امسال اپریل 2008ء میں نائیجیریا تشریف لے گئے تو الورین (Ilorin) میں قیام کے دوران یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے تھے اور پھر حضور انور کی گورنر سے ملاقات کے دوران بھی یہ موجود رہے۔بعد میں حضور انور کو اپنی شریعہ کورٹ کی عمارت میں لے گئے اور عمارت اور اپنی لائبریری دکھائی اور بہت عزت واحترام سے پیش آئے۔

یہ جلسہ سالانہ UK 2008ء میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں میں شامل ہوئے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں اور سارا وقت جلسہ گاہ میں گزارا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ان کو ملاقات کا شرف بخشا۔

انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے زندگی میں ایسا پروگرام نہیں دیکھا۔ہر رنگ ونسل کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ انتظامات بہت اچھے تھے۔لوگوں میں بہت نظم وضبط دیکھا۔

اس وقت دنیا کو خلیفہ کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساری دنیا کے لئے خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔اگر اب بھی لوگ احمدیت کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔(دین) کی علمبردار صرف احمدیہ جماعت ہو سکتی ہے۔اس کا کسی کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق انہوں نے کہا کہ عظیم روحانی شخصیت ہیں ایک غیر معمولی انسان ہیں۔مجھے بہت زیادہ پیار ملا۔عربی بھائیوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بہت پیارے نغمے تیار کئے۔خدا تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بے انتہا علم دیا ہے۔مجھ سے نائیجیریا اور شمالی نائیجیریا کے متعلق ایسے باتیں کر رہے تھے جیسے الورین (Ilorin) میں رہ رہے ہیں۔عام انسان یہ باتیں نہیں کر سکتا۔

موصوف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو علم اور روحانیت سے نوازا ہے۔میں نمازوں میں حضور انور کے بالکل پیچھے کھڑا ہوتا تھا۔ایک مرتبہ حضور انور نے مجھے پیار سے بلا کر پہلی صف میں کھڑا کیا۔قرآن کریم کی تلاوت اتنی پیاری تھی کہ دل میں اُتر جاتی تھی۔میں بڑے غور سے حضور انور کی تلاوت سنتا رہا ہوں اور اس سے لطف اندوز ہوتا رہا ہوں۔میرے لئے دعا کریں کہ میں بھی اس جماعت کا حصہ بن جاؤں"۔

## وفد بورکینا فاسو

## (Burkina Faso)

بورکینا فاسو سے آنے والے وفد کے ممبران میں سے عبدالرحمان دیالو صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اس بابرکت موقعہ کو بیان نہیں کر سکتا۔میرے خیال میں ابھی اس سفر سے واپس ہی نہیں آیا۔مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ سب خواب تھا۔یہ پہلی دفعہ تھا کہ مَیں حضور انور کو اکیلے مل رہا تھا (اس سے پہلے ساتھ ترجمان ہوتے تھے)۔حضور انور نے مجھے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور جلسہ کے بارہ میں میرے تأثرات دریافت فرمائے۔مَیں اس ملاقات کی وجہ سے بہت خوش تھا۔مَیں نے حضور انور کا ہمارے سائیکل سواروں کی حوصلہ افزائی کرنے پر شکریہ ادا کیا حضور انور نے مجھے ایک پرفیوم اور گھڑی عنایت فرمائی تصویر اتارنے کے بعد یہ ملاقات ختم ہوئی۔

مَیں نے جو تین منٹ کے قریب وقت حضور کے ساتھ گزارا یہ میری زندگی کا بہترین وقت تھا دعا ہے کہ اللہ خلافت احمدیہ کو قیامت تک قائم رکھے۔

موصوف نے جلسے کے انتظامات کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:۔

مَیں نے کبھی جلسہ کے لنگر خانہ کے کارکنان کو تھکے ماندے نہیں دیکھا۔مَیں نے ان کو اس ہجوم میں بغیر شکایت کے خدمت کرتے دیکھا اور لوگوں کے ہر طرح کے رویہ کو برداشت کرتے ہوئے دیکھا۔صبح ناشتے میں ایک آدمی نظمیں پڑھ رہا تھا جب کہ دوسرے خدام اس کوشش میں تھے کہ ان کی لائن میں زیادہ لوگ آئیں اور وہ زیادہ لوگوں کو Serve کریں۔

اس سال مجھے تمام نمازیں اور تہجد جلسہ گاہ میں ادا کرنے کی توفیق ملی اور خاص طور پر تمام نمازیں حضور انور کی اقتداء میں ادا کرنے کی توفیق ملی۔حضور انور کی جلسہ گاہ میں موجودگی ماحول کو اور روحانی کر دیتی ہے۔مجھے وہاں پر انتہائی خوشگوار اور روحانی ماحول میں وقت گزارنے کا موقع ملا۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 جون 2009ء)

۞۞۞۞۞

# جماعت احمدیہ جرمنی کے ذریعہ مختلف ممالک میں احمدیت کا نفوذ

## بلغاریہ (Bulgaria)

مربی سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کے ذریعہ مکرم شیخ شوکت علی صاحب کے تعاون سے پہلی بیعت مکرم ارجان صاحب (Arjan) نے کی جو اس وقت جرمنی میں رہائش پذیر تھے۔ آپ ہی کی دعوت پر 30/اپریل 1994ء کو محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور تین مزید افراد، مکرم مقصود الحق صاحب، مکرم طارق لطیف بھٹی صاحب، مکرم طاہر احمد ظفر صاحب پر مشتمل وفد جرمنی سے بلغاریہ گیا۔ وہاں مختلف شہروں کے دورہ جات کئے اور دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ اس موقع پر کچھ بیعتیں بھی ہوئیں۔ بعد میں پھر مربی سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور مکرم شاہد احمد جنجوعہ صاحب نے وہاں جا کر دعوت الی اللہ کی دورہ جات کئے۔ اسی دوران پاکستان سے ایک احمدی مکرم شجاع الدین صاحب مع فیملی یہاں پہنچے۔ اس طرح یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ مکرم شجاع الدین صاحب کو صدر جماعت اور ان کی اہلیہ محترمہ رفعت جہاں آراء صاحبہ کو صدر لجنہ مقرر کیا گیا۔

دعوت الی اللہ کا کام شروع ہوتے ہی بیعتیں ہونی شروع ہوگئیں اور ساتھ ہی مفتی بلغاریہ کی طرف سے مخالفت شروع ہوگئی۔ اخبارات میں جماعت کے خلاف مضامین لکھے جانے لگے۔ مکرم شجاع الدین صاحب اور ان کی اہلیہ کو پولیس کی طرف سے پوچھ گچھ کا سامنا بھی کرنا پڑتا رہا۔

ستمبر 2000ء میں پاکستان سے دو مربیان سلسلہ مکرم طاہر احمد صاحب اور مکرم اشرف ضیاء صاحب بلغاریہ تشریف لائے اور بطور طالب علم شہر Blagoevgrad کی یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ مربیان کے آنے پر جماعت کے کام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ لوکل جماعتوں کا قیام عمل میں آیا، لوکل نماز سنٹرز بنے، چندے کا نظام جاری ہوا، اجلاسات شروع ہوئے۔ مربیان نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ ہر ہفتہ دورہ جات کئے اور انتہائی محنت سے کام کو آگے بڑھایا۔ اللہ کے فضل سے جلد ہی ایک مضبوط اور فدائی، اخلاص و وفا سے پُر جماعت قائم ہوگئی۔ نو (9) افراد پر مشتمل وفد 2001ء میں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شریک ہوا۔ 2007ء میں مربیان سلسلہ نے اللہ کے فضل سے ایم اے کی ڈگری حاصل کر لی مگر حکومت نے انہیں مزید ویزہ دینے سے انکار کر دیا۔ مجبوراً انہیں ملک چھوڑ کر جرمنی آنا پڑا۔ ان کے بعد وہاں محترم Emil Filipov صاحب بطور نائب صدر اپنی لوکل عاملہ میں کے ساتھ بہت اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ 400 افراد سے زائد پر مشتمل کل 7 جماعتیں یہاں قائم ہیں۔ بلغاریہ کی جماعت کا شمار لوکل افراد پر مشتمل یورپ کی بڑی جماعتوں میں ہوتا ہے۔

## رومانیہ (Romania)

1993ء سے محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے رومانیہ کے دورہ جات شروع کئے۔ ان کے ساتھ مکرم مقصود الحق صاحب، مکرم طاہر احمد ظفر صاحب، مکرم طارق لطیف بھٹی صاحب شامل ہوتے رہے۔ ان کوششوں کو پھل لگا اور اللہ کے فضل سے یہاں جماعت قائم ہوئی۔ رومانیہ میں جماعت احمدیہ 15 مارچ 2004ء سے رجسٹرڈ ہے۔ اس خدمت کی سعادت محترم ڈاکٹر کوکب امتیاز احمد صاحب اعوان کو خدا تعالیٰ نے بخشی اور آپ کو ہی رومانیہ جماعت احمدیہ کا پہلا صدر رہنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

مشن ہاؤس شہر "کلوژ نپوکا" (Cluj-Napoca) میں قائم ہے۔ جماعت جرمنی سے مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی، مکرم الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ اور مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب کو رومانیہ کے دورہ کا موقعہ ملا۔ رومانیہ کے پہلے مربی سلسلہ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب ہیں۔ آپ مورخہ 3 مئی 2006ء کو رومانیہ تشریف لائے۔ جماعت رومانیہ کی تاریخ کا پہلا جمعہ مورخہ یکم دسمبر 2006ء کو پڑھا گیا جو رومانیہ کا قومی دن بھی ہے۔ اس دن ساری قوم آزادی کا جشن منا رہی تھی اور یوں لگ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ پہلے جمعہ کی عید منائی جا رہی ہے۔

## البانیہ (Albania)

البانیہ میں حضرت مسیح موعود کا پیغام سب سے پہلے مکرم مولانا محمد دین صاحب شہید کے ذریعہ 1934ء میں پہنچا۔ اللہ کے فضل سے ایک خاندان کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ لیکن جلد ہی حکومت نے ان کو عقائد کی وجہ سے ملک بدر کر دیا۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد کمیونسٹوں نے اقتدار سنبھال لیا اور مذہب پر پابندی لگا دی گئی۔ 1990ء میں کمیونزم کے زوال کے ساتھ ہی جماعت نے یہاں دعوت الی اللہ کی کوششیں شروع کر دیں۔ مکرم مولانا محمد زکریا خان صاحب نے اس میں بڑا کردار ادا کیا اور انتھک کوششیں کیں۔ پہلے صدر جماعت ہونے کا اعزاز بھی انہیں کو ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ 1995ء میں جماعت یہاں رجسٹر ہوگئی۔ 1997ء میں یہاں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور بڑی تعداد نے یورپین ملکوں کا رخ کیا۔ ایک بڑی تعداد نے جرمنی میں پناہ حاصل کی۔ اسی دوران خصوصاً جماعت احمدیہ جرمنی کو البانین لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دورہ جات جرمنی کے دوران البانین لوگوں کے ساتھ منعقدہ مجالس سوال و جواب میں کثرت سے شرکت فرمائی جن کی بدولت کثیر تعداد جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئی۔ ان کے اپنے ملک میں واپسی کے بعد ان کی تربیت کے لئے مرکز قائم کرنے کی اشد ضرورت محسوس ہوئی۔ مشن ہاؤس اور بیت الذکر کی تعمیر جرمنی کے زیر نگرانی 2002ء میں مکمل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مشن ہاؤس کا نام "دارالفلاح" اور بیت الذکر کا "بیت الاول" رکھا۔ اس بیت الذکر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ کمیونزم کے زوال کے بعد کمیونسٹ بلاک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی یہ پہلی بیت الذکر ہے۔ اسی دوران مکرم مولانا ساجد احمد صاحب نسیم کو پہلے مربی کی حیثیت سے خدمات کا موقع ملا۔ وقف عارضی کے تحت جرمنی سے بھی دعوت الی اللہ و تربیتی وفود یہاں جاتے رہے جن میں مرزا نذیر احمد صاحب و افتخار احمد بھٹی صاحب نمایاں ہیں۔ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ کو جرمنی سے جا کر نومبر 2003ء تا جنوری 2004ء تک خدمت کا موقع ملا۔ اس دوران آپ کا رابطہ ڈاکٹر و وکلاء حضرات سے رہا اور دعوت الی اللہ کا موقع ملا۔ آپ بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ جمعہ کے دن خطبہ کا ترجمہ مکرم بشیر اعجاز صاحب کے تعاون سے سنایا جاتا تھا۔ جرمنی کے مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم خان صاحب کو 2003ء سے بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ مکرمہ بشریٰ شکور اسلم صاحبہ البانیہ کی پہلی صدر لجنہ مقرر ہوئیں۔ اکتوبر 2005ء کو قادیان سے دو مربیان کرام تشریف لائے اور اس وقت یونیورسٹی میں البانین زبان کی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ مورخہ 20 مئی 2007ء کو جماعت احمدیہ البانیہ کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں 138 افراد نے شمولیت اختیار کی۔

## بوسنیا (Bosnia)

بوسنیا میں حضرت مسیح موعود کا پیغام اور جماعت کا تعارف سب سے پہلے 1930ء میں پہنچا۔ 1937ء کے رسائل میں محترم مولانا محمد دین صاحب کا ذکر ملتا ہے کہ آپ بلغراد میں احمدیت کی اشاعت کر رہے ہیں۔ ایک عرصہ تک ایسی کوئی صورت نہ بن سکی کہ جماعت یہاں مربی بھجواتی۔

6/اپریل 1992ء میں بوسنیا نے آزادی کا اعلان کیا جس کے نتیجہ میں یہاں خوفناک جنگ چھڑ گئی۔ دو لاکھ مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ لاکھوں کو ہجرت پر مجبور ہونا پڑا۔ ایک بڑی تعداد نے جرمنی میں پناہ لی۔ جرمنی کی جماعت نے جہاں تک ہوسکا ان کی خدمت کی۔ جلسہ سالانہ پر ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ شامل ہوتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ منعقدہ مجالس سوال و جواب میں کثرت سے شرکت کرتے رہے۔ جماعت سے ان کا ایک اخوت کا رشتہ بندھ گیا۔ انہیں میں سے ہزاروں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ بوسنیا میں جاری یہ جنگ 1995ء کے آخر میں ختم ہوئی۔ مکرم ابراہیم بیوج صاحب، (بوزنین احمدی) نے بطور مربی اور صدر جماعت کام کیا۔

مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ 28 ستمبر 1996ء میں جرمنی سے بوسنیا پہنچے اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی کوششوں کا آغاز کیا۔ جماعت جرمنی کے تعاون سے دارالحکومت سراجیوہ (Sarajcov) میں مشن کی تعمیر مکمل ہونے پر یکم مارچ 2003ء سے یہاں کام شروع ہوا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کا نام "بیت السلام" تجویز فرمایا۔

بوسنیا میں 4 مختلف جگہوں پر سنٹر قائم ہیں۔ اس وقت تک تجنید 150 کے قریب ہے۔

## میسے ڈونیا (Macedonia)

1996ء سے میسے ڈونیا میں جرمنی سے مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ، جرمنی کے پُر جوش داعی الی اللہ مکرم طاہر احمد ظفر صاحب، مکرم شریف ڈروسکی صاحب (Droski)، مکرم زبیر خلیل خان صاحب نے یہاں دورہ جات شروع کئے۔ یہاں جماعت کا نفوذ دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ہوا۔ 2006ء میں مکرم مبشر احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ کا بطور مشنری تقرر ہوا۔ اس طرح آپ میسے ڈونیا کے پہلے مشنری ہیں۔

اس وقت یہاں مختلف شہروں میں 200 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہے۔

2008ء میں مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم صاحب نے یہاں دعوت الی اللہ اور تربیتی دورہ کیا۔

## سلووینیا (Slovenia)

جرمنی سے مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب، داعی الی اللہ مکرم نذیر احمد صاحب (میونخ)، مکرم مرزا نذیر احمد صاحب (فرینکفرٹ) نے سلووینیا جا کر دعوت الی اللہ کے دورہ جات کئے۔ 1997ء میں مکرم نذیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور یہاں احمدیت کا پودا لگا۔ سلووینیا میں جماعت کا نماز سنٹر موجود ہے۔ 50 کے قریب افراد جماعت ہیں۔

## مالٹا (Malta)

جرمنی سے مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ اور مکرم نعیم احمد صاحب نے مالٹا جا کر دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا اور وہاں احمدیت کا پودا لگایا۔ اس کی آبیاری کے لئے جرمنی سے واقفین عارضی مکرم افتخار احمد بھٹی صاحب، مکرم ایاد عودہ صاحب اور مربیان سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے دورہ جات کئے۔ انہوں نے کتب کے سٹال لگائے، افراد سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ جون 2000ء میں دو افراد جن میں سے ایک مکرم عمانوئیل مامو صاحب (Emanoel Mamo) تھے، سب سے پہلے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ پاکستان سے آئے ہوئے مکرم قریشی طاہر احمد صاحب نے 2003ء سے لے کر 2007ء تک دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ ان کے تعاون سے مکرم زبیر خلیل خان صاحب اور مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے 2005ء میں یہاں ایک دعوت الی اللہ کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں 70 افراد شامل ہوئے۔ کرایہ پر ایک فلیٹ لے کر مشن ہاؤس کا آغاز کیا گیا۔ مربی سلسلہ کی رہائش کے علاوہ اس میں ایک جماعتی لائبریری و دفتر بھی ہیں۔ مربی سلسلہ مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مورخہ 2 جولائی 2007ء کو پہلے مربی کے طور پر مالٹا پہنچے۔ اس وقت وہاں چھوٹی سی جماعت قائم ہے۔

## ملداوین (Moldavia)

انصاراللہ جرمنی کے تحت سب سے پہلے مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب اور مکرم منور احمد خالد صاحب نے یہاں 2000ء میں دعوت الی اللہ کا دورہ کیا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ، ایاد عودہ صاحب اور مکرم زبیر خلیل احمد صاحب نے کئی دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں دورہ جات کئے۔ یہاں 20 کے قریب احمدی موجود ہیں اور جماعت قائم ہے۔

## پیرو (Peru)

پیرو سے تعلق رکھنے والے جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک ممبر مکرم اوبرے گون صاحب (Obregon Ponte) کے ذریعہ 2001ء میں ان کے بھائی مکرم فرانسسکو صاحب (Fracsco) نے پیرو میں بیعت کی۔ اس طرح یہاں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔

## آذربائی جان (Azerbaijan)

جرمنی سے مربی سلسلہ مکرم محمد جلال شمس صاحب اور داعی الی اللہ مکرم ریاض احمد فانی صاحب نے 2001ء میں یہاں دعوت الی اللہ کا دورہ کیا۔ پہلی مرتبہ 50 بیعتیں حاصل ہوئیں اور اس طرح یہاں جماعت کا نفوذ ہوا۔ باکو شہر میں سنٹر قائم ہے۔

## جبرالٹر (Gibraltar)

مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ، مکرم رفعت یوسف صاحب، مکرم ایاد عودہ صاحب نے 2005ء میں جرمنی سے جبرالٹر کے لئے دعوت الی اللہ کا سفر اختیار کیا۔ جس کے نتیجہ میں یہاں احمدیت کا پودا لگا۔ اس وقت یہاں چھوٹی سی جماعت قائم ہے۔

## ایسٹ لینڈ (Eastland)

جرمنی سے مربی سلسلہ مکرم منیر احمد منور صاحب نے ایسٹ لینڈ کے کئی دورہ جات کئے۔ 2005ء میں یہاں مقیم ایک عرب خاندان نے بیعت کی اور اس طرح یہاں جماعت کا نفوذ ہوا۔ اس وقت 10 افراد پر مشتمل جماعت یہاں پر قائم ہے۔

## سائپرس (یونان) (Cyprus)

جرمنی سے 2001ء میں مکرم محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے سائپرس کا دورہ کیا۔ اس موقعہ پر کچھ بیعتیں ہوئیں اور یہاں جماعت کا پہلی مرتبہ نفوذ ہوا۔

## ھنگری (Hungary)

جرمنی کے داعیان الی اللہ مکرم منور احمد خالد صاحب اور مرزا نذیر احمد صاحب نے ہنگری میں دعوت الی اللہ کے لئے سب سے پہلا دورہ 2001ء میں کیا اور احمدیت کا پودا لگانے میں اللہ کے فضل سے کامیابی حاصل کی۔ 14 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے کئی دعوت الی اللہ کے لئے اور تربیتی دورہ جات کئے۔ شہر ''بوڈاپیسٹ'' میں مشن ہاؤس کام کر رہا ہے اور نظام جماعت قائم ہے۔ 2007ء سے مربی سلسلہ مکرم عطاء الوحید صاحب یہاں مقیم ہیں۔

## چیک ریپبلک (Czech Republic)

1993ء تا 1996ء تک مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ، مکرم مقصود الحق صاحب، مکرم حمید اختر صاحب، مکرم نداء الظفر یاری صاحب (جو مخلص چیکش نوجوان ہیں)، نے جرمنی سے جا کر یہاں کتب کی نمائش میں سٹال لگائے اور دعوت الی اللہ کی۔ وہاں مکرم نداء الظفر یاری صاحب کے بھائی جناب کارل نے بھی دعوت الی اللہ کے کاموں میں بہت مدد کی۔ 1994ء میں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے پراگ میں ہونے والی ایک بین الاقوامی مذہبی کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں دین حق پر لیکچر دیا۔ مکرم بشارت احمد صاحب اور مکرم ظہور احمد صاحب کے ذریعہ کئی تاجروں سے دین حق میٹنگز ہوئیں۔ مکرم شکور ناصر صاحب کے تعاون سے پراگ یونیورسٹی کے پروفیسروں کے ساتھ بھی دین حق نشست منعقد ہوئیں۔ برنو شہر میں عرب احباب سے دین حق گفتگو ہوئی۔ مکرم عبدالباسط طارق صاحب کا انٹرویو پراگ ٹی وی اور ریڈیو پر نشر ہوا۔

اس کے بعد مکرم منور احمد خالد صاحب، مکرم ایاد عودہ صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ، مکرم افتخار احمد صاحب نے یہاں دعوت الی اللہ کے دورہ جات کئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش کو قبولیت بخشتے ہوئے پھل عطا فرمائے اور یہاں نظام جماعت قائم ہوا۔

## کوسووو (Kosovo)

جولائی 1999ء میں یہاں جرمنی جماعت نے مکرم موسیٰ رستمی صاحب (Musa Rustemi) کو ہالینڈ سے بطور واقف زندگی بھجوایا اور آپ ہی کوسووو کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ ستمبر 1999ء میں جرمنی سے مکرم جاوید ناصر صاحب مربی سلسلہ یہاں پہنچے اور اس طرح یہاں کے دارالحکومت ''پرسٹینا'' Pristina میں جماعت کی ابتداء ہوئی۔ مشن ہاؤس کے لئے کرائے پر فلیٹ لیا گیا۔ مکرم جاوید ناصر صاحب مربی سلسلہ نے یونیورسٹی میں زبان سیکھنے کے لئے داخلہ لیا اور ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کا کام بھی جاری رکھا۔ چھ ماہ بعد آپ کے ایک کلاس فیلو مکرم فیڈان صاحب (Fidan Baliu) نے احمدیت قبول کر لی۔ آپ کی لگاتار محنت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعوت الی اللہ کو پھل لگائے اور اس وقت تک 33 طلباء ان کے ذریعہ احمدی ہو چکے ہیں۔

4 جون 2004ء کو اس ملک کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں کل 80 احباب نے شمولیت اختیار کی، ان میں 25 غیر از جماعت تھے۔ فروری 2007ء میں ''پرسٹینا'' میں 2000 اسکوائر میٹر جگہ بیت اور مشن ہاؤس کے لئے خرید لی گئی۔ مکرم مربی صاحب نے 23 مارچ 2008ء کو مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام دعا سے شروع کروایا۔ پرسٹینا سے 200 کلومیٹر دور ایک اور سنٹر قائم ہے جس میں دو لوکل واقفین زندگی طلباء خدمت کر رہے ہیں۔

## آئس لینڈ (Iceland)

2008ء میں جرمنی سے مکرم اشرف ضیاء صاحب و مکرم طاہر احمد صاحب مربیان سلسلہ نے آئس لینڈ کا دورہ کیا اور دعوت الی اللہ میں مصروف ہو گئے۔ اسی دوران مکرم ایاد عودہ صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کی کوششوں کو پھل لگایا اور ایک مراکش نژاد مکرم یوسف احمد صاحب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ملک میں بھی احمدیت کا پودا لگ گیا۔

(صد سالہ خلافت جوبلی سوونیئر جرمنی 2008ء)

## میاں بیوی کے علیحدہ گھر میں رہنے میں کوئی حرج نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''میں نے کئی دفعہ بعض بچیوں سے پوچھا ہے، ساس سسر کے سامنے تو یہی کہتی ہیں کہ ہم اپنی مرضی سے رہ رہے ہیں بلکہ ان کے بچے بھی یہی کہتے ہیں لیکن علیحدگی میں پوچھو تو دونوں کا یہی جواب ہوتا ہے کہ مجبوریوں کی وجہ سے رہ رہے ہیں۔ اور آخر پر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بہو ساس پر ظلم کر رہی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ساس بہو پر ظلم کر رہی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود تو محبتیں پھیلانے آئے تھے۔ پس احمدی ہو کر ان محبتوں کو فروغ دیں اور اس کے لئے کوشش کریں نہ کہ نفرتیں پھیلائیں۔ اکثر گھروں والے تو بڑی محبت سے رہتے ہیں لیکن جو نہیں رہ سکتے وہ جذباتی فیصلے نہ کریں بلکہ اگر توفیق ہے اور سہولتیں بھی ہیں، کوئی مجبوری نہیں ہے تو پھر بہتر یہی ہے کہ علیحدہ رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا یہ بہت عمدہ نکتہ ہے کہ اگر ساتھ رہنا اتنا ہی ضروری ہے تو پھر قرآن کریم میں ماں باپ کے گھر کا علیحدہ ذکر کیوں ہے؟ ان کی خدمت کرنے کا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کا، ان کی کسی بات کو بُرا نہ منانے کا، ان کے سامنے اُف تک نہ کہنے کا حکم ہے، اس کی پابندی کرنی ضروری ہے۔ بیوی کو خاوند کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے، اس کی پابندی بھی ضروری ہے اور خاوند کو بیوی کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے، اس کی پابندی بھی ضروری ہے۔ یہ بھی نکاح کے وقت ہی بنیادی حکم ہے۔

پس اصل چیز یہ ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے اور ظلم جس طرف سے بھی ہو رہا ہو ختم کرنا ہے اور اس کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا تھا کہ بعض مرد اس قدر ظالم ہوتے ہیں کہ بڑے گندے الزام لگا کر عورتوں کی بدنامی کر رہے ہوتے ہیں، بعض دفعہ عورتیں یہ حرکتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن مردوں کے پاس کیونکہ وسائل زیادہ ہیں، طاقت زیادہ ہے، باہر پھرنا زیادہ ہے اس لئے وہ اس سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اپنے زعم میں جو بھی فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں اپنے لئے آگ کا انتظام کر رہے ہوتے ہیں۔ پس خوف خدا کریں اور ان باتوں کو چھوڑیں''۔

(خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء، الفضل 3 جنوری 2007ء)

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 103367 میں نبیل احمد گل

ولد عزیز الرحمٰن گل قوم گل پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-03-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نبیل احمد گل گواہ شد نمبر 1 عزیز الرحمٰن گل گواہ شد نمبر 2 نور الدین چوہدری

### مسل نمبر 103368 میں سندس سید

بنت سید زاہد منیر قوم سید پیشہ طالبعلم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 32 گرام اندازاً مالیت -/700 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سندس سید گواہ شد نمبر 1 شیخ نعیم اللہ گواہ شد نمبر 2 شیخ انس احمد

### مسل نمبر 103369 میں ثمرین ناز احمد

زوجہ وسیم احمد قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-03-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/25000 روپے (2) طلائی زیور وزنی 79 گرام اندازاً مالیت -/1740 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمرین ناز احمد گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد گواہ شد نمبر 2 وحید احمد

### مسل نمبر 103370 میں ناصرہ پروین

زوجہ وحید احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-03-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/5000 یورو (2) طلائی زیور وزنی 130 گرام اندازاً مالیت -/2860 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناصرہ پروین گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد گواہ شد نمبر 2 وحید احمد

### مسل نمبر 103371 میں فوزیہ احمد بٹ

بنت محمد عباس بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 30 گرام اندازاً مالیت -/540 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فوزیہ احمد بٹ گواہ شد نمبر 1 نعمان احمد بٹ گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد

### مسل نمبر 103372 میں ثوبیہ ناصرہ خان

بنت سلیم الدین خان قوم خان پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 7 گرام اندازاً مالیت -/126 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثوبیہ ناصرہ خان گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین خان گواہ شد نمبر 2 نسیم الدین خان

### مسل نمبر 103373 میں فائزہ اسلام خان

زوجہ داؤد احمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-12-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/10,000 یورو (2) طلائی زیور وزنی 70 گرام اندازاً مالیت -/1540 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01-01-10 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائزہ اسلام خان گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد خان گواہ شد نمبر 2 مشتاق ملک

### مسل نمبر 103374 میں ساجدہ عمران

زوجہ عمران احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-03-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/5000 (جرمن مارک) (2) طلائی زیور وزنی 499 گرام اندازاً مالیت -/10975 یورو (3) ایک عدد ڈائمنڈ رنگ مالیت -/500 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ساجدہ عمران گواہ شد نمبر 1 نور الدین چوہدری گواہ شد نمبر 2 بشیر الدین

### مسل نمبر 103375 میں مبرہ احمد

بنت غلام احمد قوم گجر پیشہ طالبعلم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-03-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی ایک تولہ اندازاً مالیت -/255 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبرہ احمد گواہ شد نمبر 1 طاہر ندیم چوہدری گواہ شد نمبر 2 نور الدین چوہدری

### مسل نمبر 103376 میں فرح مبین

زوجہ نصیر احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-03-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/100,000 روپے (2) طلائی زیور وزنی 18 تولے اندازاً مالیت -/4600 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرح مبین گواہ شد نمبر 1 طاہر ندیم چوہدری گواہ شد نمبر 2 نور الدین چوہدری

### مسل نمبر 103377 میں دردانہ نرگس

زوجہ شاہد احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/10,000 روپے (2) طلائی زیور وزنی 383 گرام اندازاً مالیت -/8420 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ دردانہ نرگس گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد

### مسل نمبر 103378 میں طاہر ظفر

ولد مظفر احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-03-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر ظفر گواہ شد نمبر 1 شاہد اقبال چیمہ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد

### مسل نمبر 103379 میں عبدالتنویر

ولد عبد المالک قوم میر پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-02-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 01-03-10 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالتنویر گواہ شد نمبر 1 سید سعید احمد گواہ شد نمبر 2 Adnan A.Chaudhry

### مسل نمبر 103380 میں عدنان عظمت

ولد چوہدری عظمت علی قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-02-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 01-03-10 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدنان عظمت گواہ شد نمبر 1 سید سعید احمد گواہ شد نمبر 2 اکرام اللہ چیمہ

### مسل نمبر 103381 میں صائمہ افضل

زوجہ جمشید افضل قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-01-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت

درج کر دی گئی ہے(1)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/2000 یورو (2)طلائی زیور وزنی 370 گرام اندازاً مالیت-/8140 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔صائمہ افضل گواہ شد نمبر1 لیاقت علی شمس گواہ شد نمبر2 جمشید افضل

### مسل نمبر 103382 میں فوزیہ وقار

زوجہ وقار احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ10-02-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر مبلغ-/1000 روپے (2) طلائی زیور وزنی 15 تولے اندازاً مالیت-/3740 یورو (3) نقد رقم (از ترکہ والدین) مبلغ -/60,000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔فوزیہ وقار گواہ شد نمبر1 خواجہ مقبول احمد وصیت 21828 گواہ شد نمبر2 وقار احمد باجوہ

### مسل نمبر 103383 میں عطاء الحئی فاروقی

ولد ناصر رشید فاروقی قوم فاروقی پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ10-02-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1400 یورو ماہوار بصورت ملازمت / بچوں کو ملنے والی رقم مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عطاء الحئی فاروقی گواہ شد نمبر1 رفیع احمد گواہ شد نمبر2 رشید علی زاہد

### مسل نمبر 103384 میں منصورہ شازیہ ناہید

بنت محمد اکرم (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ10-03-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)طلائی زیور وزنی 20 گرام اندازاً مالیت-/440 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ-/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ 10-03-06 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔منصورہ شازیہ ناہید گواہ شد نمبر1 محمود احمد گواہ شد نمبر2 لطیف احمد خان سوری

### مسل نمبر 103385 میں عرفان بشیر

ولد رانا بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ10-04-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) زرعی اراضی برقبہ ایک ایکڑ واقع بورے والا پاکستان اندازاً مالیت-/100,000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/2500 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عرفان بشیر گواہ شد نمبر Rahman 1 Bashir گواہ شد نمبر2 Altaf Ahmad Bhatti

### مسل نمبر 103386 میں Naimot Olayinka

زوجہ Akinreti qasim قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت 1995ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر مبلغ-/10,000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ 98201.66 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ Naimot Olayinka گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103387 میں Waliyyullah

ولد Salaudeen قوم ...... پیشہ ٹیکنیشن عمر 33 سال بیعت 1999ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-06-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/10,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Waliyyullah گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 Mahmud

### مسل نمبر 103388 میں Bilqees Bolanle

زوجہ Abdul Azeez Toye قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 56 سال بیعت 1973ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/4000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ-/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Bilqees Bolanle گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر 103389 میں Aolat Aduke

زوجہ Abdul Qadir قوم ...... پیشہ Aged عمر 72 سال بیعت 1993ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر مبلغ-/500 نائیجرین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ-/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ Aolat Aduke گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر 103390 میں Maryam Ayyuba

بنت Ayyuba قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Maryam Ayyuba گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر 103391 میں Zainab Olasumbo

زوجہ Nurudeen Oladapo قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت 1990ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)حق مہر مبلغ -/800 نائیجیرین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/49805 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Zainab Olasumbo گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر 103392 میں Amatul Maajid

بنت Ayyuba قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Amatul Maajid گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر 103393 میں Nimatullah

ولد Ayyuba قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/6000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Nimatullah گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر 103394 میں Nusiratullah

بنت Ayyuba قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/10600 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Musiratullah گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر 103395 میں Amudalat

زوجہ Abdussalam قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 34 سال بیعت 1995ء ساکن نائیجریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-07-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر مبلغ-/12000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ-/10,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Amudalat گواہ شد نمبر1 Ameen گواہ شد نمبر2 Surajudeen

### مسل نمبر 103396 میں Dawda

ولد A Biola قوم ...... پیشہ پرنٹنگ عمر 64 سال بیعت 1990ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-06-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی

ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Dawda گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2 Mahmud

### مسل نمبر103397 میں Maryam

زوجہ Adam قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-06-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/75000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Maryam گواہ شد نمبر1Mahmud گواہ شدنمبر2 Zakariyya

### مسل نمبر103398 میں Murtatha

ولد Bakare قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-06-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/10,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Murtatha گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2 Abdullah

### مسل نمبر103399 میں Abdul Hakeem

ولد Mussafar قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-06-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/10,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Abdul Hakeem گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2Mahmud

### مسل نمبر103400 میں Qasim

ولد Adam قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 41 سال بیعت 1986ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-06-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/12200 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Qasim گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2 Mahmud

### مسل نمبر103401 میں Amudat

زوجہ Akanmu Abbas قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 75 سال بیعت 1995ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-07-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/25 نائیجیرین کرنسی ۔اس وقت مجھے مبلغ-/2000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر...... سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Amudat گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر103402 میں Nurullah

زوجہ Abdul Quadir Ganiy قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-07-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ-/3000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ-/8000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Nurullah گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2 سید شاہد احمد

### مسل نمبر103403 میں Wosilat Aina

زوجہ Kazeem Olvwa قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت 1998ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-07-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ-/10,000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ-/31000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Wosilat Aina گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2Mahmud

### مسل نمبر103404 میں Muibat

زوجہ Ibraheem G قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 39 سال بیعت 2006ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-02-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ-/10,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Muibat گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2S.S.Ahmad

### مسل نمبر103405 میں Kafilat

زوجہ A.Fatah قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 35 سال بیعت 1975ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-02-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ-/2000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ-/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Kafilat گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2S.S.Ahmad

### مسل نمبر103406 میں Monsudat

زوجہ J.O.Dayisi قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 63 سال بیعت 1983ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-02-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ 10 یورو ۔اس وقت مجھے مبلغ-/10,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Monsudat گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2S.S.Ahmad

### مسل نمبر103407 میں Misturat

زوجہ Abdul Latif قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 35 سال بیعت 1999ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-02-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/1000 نائیجیرین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ-/9000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔Misturat گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2S.S.Ahmad

### مسل نمبر103408 میں Mariam

زوجہ Ologunolu قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 40 سال بیعت 1991ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-03-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ-/2000 نائیجیرین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ-/6000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔Mariam گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2S.S.Ahmad

### مسل نمبر103409 میں Khadijat

زوجہ Ganiyo قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 30 سال بیعت 2009ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-02-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔Khadijat گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2S.S.Ahmad

### مسل نمبر103410 میں Mistura

زوجہ Musbahu قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 25 سال بیعت 2009ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-02-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔Mistura گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2S.S.Ahmad

### مسل نمبر103411 میں Mujidatu

زوجہ Abdul Kareem قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 30 سال بیعت 2009ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-02-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔Mujidatu گواہ شد نمبر1Zakariyya گواہ شدنمبر2S.S.Ahmad

### مسل نمبر103412 میں Serifat

زوجہ Abdul Lateef قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 30 سال بیعت 2009ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-02-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت

درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Serifat گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103413 میں Saidat

زوجہ Abdul Wasiu قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 35 سال بیعت 2000ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Saidat گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103414 میں Asiata

زوجہ Jamiu قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/1500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Asiata گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103415 میں Rasidat

زوجہ Yusuf قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت 2006ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/3500 نائیجیرین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rasidat گواہ شد نمبر1 Kakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103416 میں Mutiat

زوجہ Abdul Jaleel قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/10,000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/4000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mutiat گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103417 میں Jimoh

ولد Olag Boyegun قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت 2007ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-02-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/19000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Jimoh گواہ شد نمبر1 سید شاہد احمد گواہ شد نمبر2 عدنان طاہر

### مسل نمبر 103418 میں Amotu Jaleel

بنت Abebefe قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت 1993ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amotu Jaleel گواہ شد نمبر1 Zakarriyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103419 میں Awawu

زوجہ Ahmed قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 35 سال بیعت 2005ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-02-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/1000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Awawu گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103420 میں Fatima Omolola

زوجہ Misbah Alegi قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 46 سال بیعت 1972ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-03-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/10,000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/10,000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatima Omolola گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103421 میں Jaminat

زوجہ Yusuf قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 70 سال بیعت 1991ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/3000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/1000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Jaminat گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103422 میں
### His Highness Musa

ولد Akintomide قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 74 سال بیعت 1983ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ His Highness Musa گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103423 میں Tawakalt

زوجہ Abudul Raheem قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 35 سال بیعت 2006ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-01-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/15000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/15000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Tawakalt گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103424 میں Aishat

زوجہ Egbuwalo قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 27 سال بیعت 1996ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-02-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/30000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/6500 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aishat گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103425 میں Mudirat

زوجہ Shita قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 48 سال بیعت 1987ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/10,000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/25000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت انکم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mudirat گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103426 میں Maryam

زوجہ Olokoba قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 48 سال بیعت 1992ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/41000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Maryam گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

### مسل نمبر 103427 میں Qudrat Bobdale

زوجہ S.A.Taiwo قوم ...... پیشہ ٹیچنگ عمر 59 سال بیعت 2001ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-07-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مبلغ -/5000 نائیجیرین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/82000 نائیجیرین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Qudrat Bobdale گواہ شد نمبر1 Zakariyya گواہ شد نمبر2 S.S.Ahmad

# نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 جولائی 2010ء بوقت 12 بجے صبح بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

## نماز جنازہ حاضر

### مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ

مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد کھوکھر صاحب آف ویمبلڈن پارک مورخہ 10 جولائی 2010ء کو معمولی علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک، عبادت گزار، بہت محبت کرنے والی، بااخلاق اور نفیس طبع خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ حضرت میاں الہ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر سیکرٹری ضیافت جماعت یو۔کے کی والدہ تھیں۔ نیز آپ کے ایک پوتے مکرم محمود احمد کھوکھر صاحب حلقہ کے صدر اور اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری یو۔کے ہیں۔

### مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ

مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شفیع محمد صاحب آف کلپہم مورخہ 11 جولائی 2010ء کو 104 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے خود ناصر آباد سندھ میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ احمدیت کی خاطر اپنی ساری جائیداد اپنے والدین کو دے دی اور تمام مشکلات کا بہت بہادری سے سامنا کیا اور جماعت سے ہمیشہ بڑے اخلاص کے ساتھ وابستہ رہیں۔ بہت نیک، عبادت گزار، دعا گو اور خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب

### مکرم عبدالعزیز ڈینگ پسارا صاحب

مکرم عبدالعزیز ڈینگ پسارا صاحب انڈونیشیا مورخہ 19 مئی 2010ء کو 106 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1963ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ تہجد گزار، متقی اور بہت متوکل انسان تھے۔ آپ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور خلیفہ وقت اور نظام جماعت سے بہت محبت رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولانا سیوطی عزیز احمد صاحب مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے والد تھے۔

### مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالواحد صاحب لاہور مورخہ 25 مارچ 2010ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے سندھ کی مختلف مجالس میں قائد مجلس اور پھر قائد ضلع کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ میں نائب قائد تعلیم القرآن اور حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری تعلیم القرآن اور امیر حلقہ کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دیگر تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ تہجد گزار اور خلافت سے فدائیت کا تعلق رکھنے والے انسان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کیا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا بھی آپ نے متعدد بار مطالعہ کیا۔ مرحوم موصی تھے۔

### مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب

مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب ابن مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب آف پھگلہ مورخہ 8 جون 2010ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے ساری عمر بے خوف و خطر ہو کر دعوت الی اللہ کی توفیق پائی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت ملی۔ خلفائے احمدیت کے ساتھ آپ کو نہایت محبت کا عاشقانہ تعلق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد کے ساتھ آپ کو بے پناہ محبت تھی اور آپ کو ان کی خدمت کی توفیق بھی ملتی رہی۔ مرحوم بہت نیک، مخلص، عبادت گزار اور باوفا انسان تھے۔

### مکرم سردار رشید قیصرانی صاحب

مکرم سردار رشید قیصرانی صاحب شیر گڑھ ڈیرہ غازی خان مورخہ 22 جون 2010ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ڈیرہ غازی خان کے مشہور بلوچ قبیلے قیصرانی کے سردار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد حضرت سردار شیر بہادر خان صاحب اور تایا حضرت سردار امام بخش صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ ٹی آئی کالج کے رسالہ المنار کے پہلے ایڈیٹر تھے۔ کچھ عرصہ روزنامہ الفضل کے سب ایڈیٹر بھی رہے۔ پاکستان ایئر فورس سے ونگ کمانڈر کے طور پر 1979ء میں ریٹائر ہوئے۔ شعبہ ثقافت پاکستان کے سیکرٹری کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ ایک معروف اور قادر الکلام شاعر اور کالم نگار تھے۔ آپ کے کلام کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کے کلام کا بڑا حصہ حمد الٰہی پر مبنی ہے۔ آپ ایک مخلص اور نڈر احمدی تھے اور خلافت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ پسماندگان میں آپ کی اہلیہ اور تین بیٹے ہیں۔

### مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب

مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب آف نسووالی گجرات لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد 3 جولائی 2010ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ مرزا بشیر احمد صاحب درویش قادیان کے بیٹے تھے۔ میٹرک تک تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی اور بعد میں پاکستان آ کر گجرات میں رہائش اختیار کی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مرزا خلیل احمد صاحب جامعہ احمدیہ گھانا میں بحیثیت استاد خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔

### مکرم مقصود احمد صاحب

مکرم مقصود احمد صاحب آف فتح پور ضلع سانگھڑ مورخہ 11 اپریل 2010ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند اور تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ تھے۔ مقامی جماعت میں بحیثیت سیکرٹری مال قائد مجلس اور زعیم انصاراللہ خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کی طرف سے جو بھی کام سپرد ہوتا اسے خندہ پیشانی کے ساتھ سرانجام دیتے۔ چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت سے محبت اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔

### مکرم میاں عبدالمنان صاحب

مکرم میاں عبدالمنان صاحب لاہور مورخہ یکم جون 2010ء کو طویل علالت کے بعد 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے تکلیف دہ بیماری کا سارا عرصہ بڑی ہمت اور دلیری سے خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے گزارا۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر اٹھارہ سال سے زائد عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ احمدیہ انجینئر ایسوسی ایشن کے بھی ممبر رہے۔ صوم و صلوٰة کے پابند، تہجد گزار، انتہائی صابر اور اہل و عیال اور عزیز و اقارب سے نہایت محبت سے پیش آنے والے اور دوسروں کا دکھ بانٹنے والے متقی انسان تھے۔ کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا بلکہ اپنے فائدے کی بجائے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتے۔ 28 مئی کے سانحہ لاہور میں آپ کے بھتیجے وسیم احمد صاحب بھی شہید ہوئے۔ اس سانحہ نے آپ کے ایمان کو مزید تقویت دی مرحوم موصی تھے۔

### مکرم قاضی عبدالماجد صاحب

مکرم قاضی عبدالماجد صاحب ابن مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب جرمنی مورخہ 15 جون 2010ء کو وفات پا گئے۔ آپ نے مقامی جماعت میں سیکرٹری تربیت، وصایا اور زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو 2001ء میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ صوم و صلوٰة کے پابند، انتہائی سادہ مزاج نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری کے بھتیجے تھے۔

### مکرم چوہدری فیاض احمد ساہی صاحب

مکرم چوہدری فیاض احمد ساہی صاحب صدر جماعت چک نمبر 32 جنوبی سرگودھا مورخہ 17 جون 2010ء کو ہارٹ اٹیک سے 63 کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم سلسلہ کا درد رکھنے والے غیرت مند اور خلافت کے فدائی تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ آپ نے لمبا عرصہ بحیثیت صدر جماعت کی توفیق ملی۔ 1998ء میں بیت الذکر تعمیر کروانے پر آپ کو اسیرہ راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ اپنے علاقہ میں مقبول اور بااثر شخصیت تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب آف کینیڈا مورخہ 25 مئی 2010ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ حضرت مولوی عطاء محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ خدمت کا موقع ملا۔ 1965ء میں پاکستان سے ہجرت کر کے کینیڈا آئے اور مختلف حیثیتوں سے مقامی جماعت میں خدمت کی توفیق پائی۔ چند ہفتے جمیکا میں وقف عارضی کا بھی موقع ملا۔ صوم و صلوٰة اور تہجد کے پابند نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ بیت الاسلام ٹورانٹو کی تعمیر میں خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔ غرباء کی مدد کر کے بہت سکون محسوس کرتے۔ آپ ایک سرگرم داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

### مکرم میاں منیر احمد صاحب بانی

مکرم میاں منیر احمد بانی صاحب آف کلکتہ مورخہ 14 جون 2010ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے والد صاحب نے اپنی زندگی میں خدمت خلق کے جتنے کام شروع کر رکھے تھے آپ نے ساری زندگی وہ کام بالکل اسی نہج پر جاری رکھے۔ مقامی جماعت میں مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرمہ بی بی عائشہ صاحبہ

مکرمہ بی بی عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمود احمد صاحب آف کابل مورخہ 28 مئی 2010ء کو تقریباً 70 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا

(باقی صفحہ آخر پر)

# خبریں

☆نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے بجلی کی تمام ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کی ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ کی مد میں بجلی کے نرخوں میں 64 پیسے فی یونٹ اضافے کی منظوری دے دی ہے۔بجلی کی اضافہ شدہ قیمتوں کا اطلاق یکم اگست سے ہوگا۔

☆یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن نے رمضان المبارک پیکیج کے تحت 400اشیاء کی قیمتوں میں 10 فیصد تک کمی کا فیصلہ کرلیا ہے۔پیکیج کے تحت آٹے کی قیمت میں 10 روپے اور گھی و تیل کی قیمت میں 20 روپے فی کلو گرام کے حساب سے کمی کی جائے گی۔ چینی 45روپے کلو رہے گی۔

☆صوبہ پختونخواہ کے وزیر اطلاعات میاں افتخار حسین کے بیٹے کا دہشت گردوں کے ہاتھوں جاں بحق ہونے کے بعد ان کے گھر کے باہر ایک خودکش حملے میں 3 پولیس اہلکاروں سمیت 9/افراد جاں بحق اور 37 سے زائد زخمی ہو گئے۔

☆امریکہ نے پاکستان کو جدید ترین ایف سالہ طیاروں کے بعد فضا سے فضا میں مار کرنے والے جدید ترین سٹیٹ آف دی آرٹ BVR میزائل فراہم کر دیئے ہیں۔

(بقیہ از صفحہ 11)

گئیں ۔آپ کا تعلق افغانستان کے ایک مخلص احمدی گھرانے سے تھا۔آپ مکرم دوست محمد صاحب کابلی کی بیٹی اور حضرت غلام محمد صاحب کابلی رفیق حضرت مسیح موعود کی بھتیجی تھیں ۔آپ نہایت نیک، تہجد گزار، بڑی صابر اور دوسروں کا خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں ۔آپ کے والد صاحب تقریباً12 سال قادیان میں مقیم رہے اور پھر ہجرت کر کے افغانستان چلے گئے جہاں آپ کی بہت مخالفت ہوئی اور مخالفین نے آپ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن کامیاب نہ ہوسکے تو پھر مخالفین نے آپ کے آبائی گھر کو آگ لگا دی اور جائیداد کو ضبط کر لیا جس کے بعد آپ نے اپنا علاقہ چھوڑ دیا اور کابل آ گئے ۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب

مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب ربوہ مورخہ 23جون 2010ءکو 91سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ بہت عبادت گزار، خلافت سے وفا کرنے والے مخلوق خدا سے ہمدردی سے پیش آنے والے مخلص انسان تھے۔ بڑے خاموش طبع مگر شستہ مذاق کو پسند کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

| ربوہ میں طلوع وغروب 28 جولائی | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:52 |
| طلوع آفتاب | 5:19 |
| زوال آفتاب | 12:15 |
| غروب آفتاب | 7:10 |

## مکرم باسل احمد مبارک صاحب

مکرم باسل احمد مبارک صاحب آف ربوہ موٹر سائیکل پر احمد نگر سے گھر واپس آرہے تھے کہ حادثہ کے نتیجہ میں 21سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولوی الٰہی بخش صاحب امرتسری رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے تھے۔وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے اور F.A کے طالب علم تھے۔پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں اور تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں ۔آپ مکرم مسعود احمد مبارک صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ کے بیٹے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین


اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

ہومیو پیتھک ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
بانی ہولزموپیتھی (ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی)
سے علاج کروانے کیلئے صرف ایسے مریض رابطہ کریں
جو کسی بھی طریق علاج سے شفایاب نہیں ہو رہے
047-6214226/0334-6372030

جلسہ سالانہ U.K مبارک ہو
بیرون ملک عزیزوں کیلئے کوالٹی کا کپڑا خریدیں
سپیشل واسکٹ، کرتہ، شلوار قمیص
Oxford & Bonanza ,Gul Ahmad GRA CE
زنانہ کھلا انڈین کپڑا، ریڈی میڈ سوٹ بچوں کیلئے بڑوں کیلئے
اقصیٰ فیبرکس
اقصیٰ چوک ربوہ: 0300-7704339

FD-10